بسم اللہ الرحمن الرحیم

تقریر صدارتی اجلاس سیزدہم آل انڈیا شیعہ کانفرنس

منجانب عالی جناب

محمد حسین علی خانصاحب تعلقہ دار

دیوگانون ضلع فیض آباد

بمقام نگینہ منعقدہ ۵-۲-۳-۴ اپریل ۱۹۲۰ء

در مطبع منشی نولکشور واقع لکھنؤ طبع گردید
(باہتمام کیسری داس سیٹھ سپرنٹنڈنٹ)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

بزرگان و برادران ملت

خدا کی رحمتین، اور انبیا کی شفاعتین، آپ کا ساتھ دین۔

گو آج مجھکو اپنی ذات پر، فخر کرنے کا موقع ہی، کہ میرے لیے تمہید
اپنی قوم کی اُس کانفرنس کی صدارت تجویز کی گئی ہے،
جسکا ادنیٰ فرد ہوتا ہی، میرے لئے باعث امتیاز ہی۔ مگر مجکو
یہ افسوس ہی، کہ شیعہ کانفرنس کی صدارت کو، میری ذات سے
کوئی مناسبت نہین۔ مولا علی کی بندگی، صداقت شعاری
پر مجبور کرتی ہی۔ یہ جھوٹا انکسار نہین کہ اس کانفرنس کی اہمیت
کی بقا کے لیے، میری صدارت مفید نہوگی۔ میرا بالذات

اس امر کے لیے آمادہ ہونا، خود قابلِ اعتراض جسارت ہی۔ اور

وہ اگر قابلِ عفو ہی، تو صرف اسلیے کہ کانفرنس کی موجودہ ضرورت (وجہ قبول)

کا خیال، اور جناب نجم العلماء مدظلہ کے حکم نے مجبور کر دیا۔

گذشتہ خطاؤن کی ندامت، آیندہ کے لیے چونکہ تقویتِ ایمان (تقویتِ ایمان)

ہوتی ہی، اسلیے خدا کی بارگاہ مین دعا ہی۔ کہ، جن نازک فرائض

کا بار، مجھ سے ناچیز پر رکھا گیا ہی، اُسکو مین باحسن الوجوہ انجام (آپ لوگون کی مدد)

دے سکون۔ میری دعا مین آپ لوگون کی شرکت، بالذات

آپ کو آمادہ کر دیگی کہ ادائیگی فرائض مین آپ میرے قوتِ بازو

ثابت ہون۔

ظاہر ہی کہ میرے لیے اس خلاف قیاس، اور زائد

از ضرورت، عزت افزائی کا شکریہ بھی آسان نہین۔ قوم (تشکر)

کے سامنے میرا دل ممنونیت سے سرنگون ہے اور بحضور

نجم العلماء، مدظلہ العالی فرقِ اطاعت خم۔

زمانہ کی روش، اور شیعہ کانفرنس کی صورتِ حال پر قند مکرر

تفصیلی بحث، وہ کام ہے، جو مجھ سے بہتر متقدمین نے انجام دیا

اب میرا فرض انھین حضرات کے، اوراق ہدایت کا مطالعہ

یا خیالات کا تذکرہ، بحیثیت قند مکرر ہو گا۔

حسن تا دیبٔ فا خواستہ جاذ گری، سبب نالہ ہمانست و فغانی د گری

بزرگانِ من۔ مجکو یہ کہتے ہوے، شرم آنا چاہیے ہے

کہ، مجکو صدر ہونے کا کب یقین ہوا۔ لیکن یہ ضرور عرض کرونگا

کہ اسقدر کم وقت تھا جس سے زائد کمی پر مین یہان نہ پہونچ وقت کی کمی

سکتا تھا۔ ظاہر ہے کہ باوجود عدم قابلیت، اگر مین غور

کر بھی سکتا تو موقع نہ تھا۔ اب جو کچھ مجکو عرض کرنا ہے۔ وہ

مختصر ہونے کی صورت مین سمع خراش بھی نہ ہوگا

تسلی ہمچنین باشد بمشتاقِ بیانم را
خموشی بہر محفل کم کند دردِ فغانم را

شیعہ کانفرنس کی تنویر تقدیر

شیعہ کانفرنس کو عالم وجود مین آئے ہوئے، یہ ۱۳ تیرھوان سال ہی۔ اور اُسکے نامۂ عمل مین، علم بردارِ قومیت نواب فتح علی خان صاحب، کی تحریکِ شیعہ کالج، وہ نمایان کام ہی، کہ جس سے شیعہ کانفرنس کی تقدیر منور رہیگی۔

الہ آباد کا اجلاس

الہ آباد کے اجلاسہاے شیعہ کانفرنس کو ہمارے اولوالعزم ارادون کا جنت الخیال کہنا بیجا نہ ہوگا۔ اور اس لیے الہ آباد کے اجلاس ہماری کانفرنس کے تاریخی اوراق کے جواہر نگار ابواب ہین۔

موجودہ اجلاس کی بے رونقی کا سبب

حضرات کُلُّ جدیدٍ لذیذٌ ایک طبعی مسئلہ ہی شیعہ کلج کی تحریک، گویا ہمارے مقاصد کا، ہلالِ عید تھا۔

جسکی طرف دنیا کی آنکھیں بنخوداانہ متوجہ ہین - اور اس
صورت مین، شیعہ کانفرنس کی یہ شکایت بیجا نہ ہو گی کہ، کانفرنس کی شکایت
بیٹے کی قدردانی ضروری ہے - لیکن مان کی عظمت نہ بھلانا
چاہیے - مگر اسی کے ساتھ، ضرور ہے، کہ اولاد کا پروان چڑھنا تسکین
والدین کے ناصیۂ عظمت کا درخشان نشان ہے - خدا
کرے کہ جلد آپ کا کالج کھلے، اور شیعہ کانفرنس کی
حقیقی وقعت بڑھے - ظاہر ہے کہ جب قومی قوت عمل کا
مرکز نگاہ ہمہ تن شیعہ کالج ہی ہو چکا ہو تو اُس صورت مین
یہان گذشتہ اجلاسونکی چہل پہل کا خواب دیکھنا، بیجا ہے۔ میرے خیال
مین نگینہ کے مومنین کا کام، اُن کے نام سے کہین زیادہ مومنین نگینہ کا کام
قابل ستائیش ہے جنھون نے باوجود دقتون کے اتنی
کم مدت مین بڑا انتظام کیا اور اچھا اہتمام کیا جو دنیا کے

لیے قابل سبق ہی۔ اور یہی خیال اُنکو تسکین دیگا۔
ہمین اپنی کانفرنس کے طرزِ عمل کو بھی، عملی دنیا
استقلال کے لیے قابل رشک بنانے کی کوشش کرنا ہی۔ لیکن
جبتک ہم اپنے اس مقدّس ارادہ مین کامیاب نہ ہون،
کسی طرح کشیدگی کا اظہار اپنے استقلال کو بدنام کرنا ہی۔

قومی زندگی کی روح

قوّتِ خیال کے ساتھ تقویتِ عمل کی فکر، قومی
زندگی کی روح ہی۔ شیعون کو بڑی سی بڑی مصیبت

شیعہ مایوس کیون ہون

مایوس نہین کرسکتی، جبکہ شہدائے فرات کے روحانی واقعات
ہمارے اسباق ہین، کسی فلسفی کا قول ہی، کہ "جب تک
ہم ناکامیون مین نہین پڑتے امتحانِ نفس مین کامیاب

ارشاد باب العلم

نہین ہوتے"۔ باب العلم کا ارشاد ہی کہ "مصائب میرے
قوت ارادی کو زائد مستقل کردیتے ہین"۔ کانفرنس بکیس

نہین ہو سکتی، اگر اُسکی قوت اپنے طرز عمل سے، برکاتِ الٰہی کے فرشتون کا اپنے گرد ہجوم کر لے۔ شک نہین کہ ہماری کانفرنس کی سیزدہ سالہ زندگی کو، موجودہ سے بہت زیادہ کامیاب ہونا چاہیے۔ مگر کانفرنس کے ماحول کی پیچیدگیون کا اقتضا یہی آن پڑا جس کے رفع کرنے کی کوشش اُسکے دستور العمل کو اور مضبوط و صحیح بنانے پر منحصر ہی۔ ہماری قوم مین بیداری پیدا ہو جائے، تو ہماری کم تعدادی ہی ہمارے لیے، باعث ترقی ہو جائے۔ بے زری کسی قوم کو پست نہین کر سکتی، بلکہ پستیِ خیال، اور نقص عمل۔ خالی جوش ہی قومی زندگی کا کارنامہ نہین، بلکہ عملی جد و جہد بھی۔ کانفرنس سے یہ پوچھنے والے افرادِ قوم، کہ "اُسنے اب تک کیا کیا؟

کانفرنس بیکس نہین

دستور العمل کی مضبوطی

چند ضروری خیالات

کانفرنس سے سوال کا جواب

کیا اس غور کی تکلیف سے مستثنیٰ ہین کہ بالذات
اُنھون نے کانفرنس کے ساتھ کیا کیا؟ کانفرنس،
فرد واحد سے نہین اُبھرتی، بلکہ قوم کی مجموعی قوت سے۔

ہماری قومی امانتین

جہان ہم اپنے اسلاف کے کارنامون کے محافظ ہین،
وہان اپنے اخلاف کی قوت حیات کے بھی ضامن ہین،
جو روحانی عظمت ہمارے سینون مین ودیعت ہی،

فلسفۂ عمل

اُسکو آنے والی نسلون کو بھی سُپرد کرنا چاہیے۔ مین
یہ کوئی نئی بات نہین کہہ رہا ہون، بلکہ کامیاب ہستیون کا

شیعہ کالج پہلی نشانی عمل

فلسفہ عمل ہی۔ مین یہ کبھی نہ کہونگا کہ ہماری کانفرنس
نے ابتک کچھ نہین کیا، البتہ میرا عقیدہ ہی کہ وہ بہت کچھ
کرسکتی تھی۔ جو قوم زمانہ کی نامساعدت کی صورت مین

یتیم خانہ

شیعہ کالج کھولنے کے قابل کہی جاسکے، وہ یتیم خانہ کی

تعمیر نہین کر سکتی؟ یتیم خانہ ہمارے عملی ارادہ کی، ایسی دوسری
شیعہ یتیم خانہ کے لیے اپیل
نشانی ہی، جو شیعہ کالج کی تحریک سے بہت قبل عالمِ وجود
مین آچکی ہی لیکن آج ہم بغیر شرمندہ ہوے، اُسکو قوم کی
قوت عمل کا نمونہ نہین کہہ سکتے۔ البتہ یہ کہ وہ ہماری
مرثیہ
حالت کا، ایک مرثیہ ہی۔ جسکے لیے آنسو بہانے کا وقت
عملی کام کرنیکا وقت
نہین۔ بلکہ کچھ کر دکھانے کا۔ مردے از غیب برون آید
وکارے بکند کا انتظار کب تک۔ ع
جدت خیال
قومے از خواب سرافراز و وکارے بکند۔ اکثر چھوٹے
یتیم خانہ کی ناکامی کے وجوہ
چھوٹے حلقون مین یتیم خانے کھلے اور اچھی حالت مین ہین
مگر ہم مرکوز خاطر تک کیون نہ پہونچے؟ اسکا جواب یہی ہی
کہ عملی توجہ نہ ہوئی، منصرم یتیم خانہ کیا کرے جب کہ قوم
تیار نہ ہو۔ کسی غیر صوبے کے مستقر سے اس یتیم خانہ کو،

شیعہ یتیم خانہ کہنا ناگزیر ہی۔ لیکن قوم کے اوّلین کارنامۂ عمل کی یہ معرفی کیا قومی روایات کے شایان ہو گی؟

عمارت

نہین۔ عمارت یتیم خانہ کے لیے کسی علیحدہ بڑے بجٹ کی ضرورت نہین۔ اکثر جگہ مثالین ملینگی کہ ڈل تک مدارس، محض یتیم خانون ہی کی وجہ سے عالم وجود مین آئے۔ اگر آپ اپنے ڈل اسکول کا کوئی بورڈنگ بنانے والے ہون تو اُسکی وسعت اس پیمانہ پر کر دینا چاہیے، کہ جہین آپکی قوم کے ایتام کی تعداد بھی سما سکے۔

حسن سلوک

اور اُنکی تعلیم و پرورش اپنے بچون مین ملا کر اس طرح آپ کر سکین، کہ وہ اپنے کو یتیم سمجھ کر، ہر وقت نہ کڑھا کرین۔ اس طرح کی تربیت سے قومی ایتام اپنی خصلتون سے بڑے اہل اولوالعزم ثابت ہو سکتے ہین۔ ایتام کا ہر وقت

اپنے کو لاوارث سمجھنا، اُن کو زاید پست ہمّت بنادیگا۔
صنعتی ضروریات کے لیے، مڈل اسکول کے بورڈنگ
مین، دو ایک کمرون کا مناسبت سے اضافہ کافی ہوگا۔
عجب نہین کہ ایسے انتظام سے ہم ایک اسٹاف سے دو کام
لے سکین گے۔ چندہ جمع کرنے کے لیے یتیمون کا چندہ
مانگنا، ضرور زائد مفید ہی۔ مگر اپنی پرورش کے لیے، خود
اُنھین کا رو رو کر چندہ مانگنا، اُن کے درد رسیدہ دلون
کے ساتھ بیدردی کا اصول ہی سرسیّدؒ کالج کے،
وظایف خوار طلبا کے نامون کا اظہار، نہایت
ناپسند کرتے تھے۔ جو اُن کے تہذیب خیال کی دلیل ہی
سُنا گیا ہی کہ بعض مراسم مین ہمارے نہایت ہی دانشمند و متدین
جوائنٹ سکریٹری صاحب بھی اسکا لحاظ کرنے لگے

ایتام کا چندہ مانگنا

مہذب خیال

جس عالی خیالی کی اُن سے امید تھی۔

قوم کے کم استطاعت طلبا، — اہتمام سے کچھ کم اُن طلبا کی امداد ضروری نہین جو تحصیل علم کے ذرایع نہین رکھتے۔ اگر غور کیا جائیگا، تو تعلیمی وسائل

موجب ترقی — کی فراوانی، ممالک غربی کی ترقیون کے حقیقی موجب ہین۔ اگر مسٹر گوکھلے کی بعض تجاویز کامیاب ہوتین

مسٹر گوکھلے کی تجاویز — خصوصاً ابتدائی مفتی وجبری تعلیم، تو ہندوستان وہان سے بہت آگے بڑھ چکا ہوتا، جہان اب وہ ہے۔

شیعہ کالج اور شیعہ اسکول کا وجود، درسگاہون کی ترقی ہے۔ لیکن طلبا پیدا کرنا زیادہ تر وظایف پر منحصر ہے۔

شیعہ کالج کا قوت بازو — جو حقیقتاً شیعہ کالج کا قوت بازو ہوگا۔ شیعہ کانفرنس نے تعلیمی شعبہ کی طرف کیا توجہ کی، عیان را چہ بیان۔ علم بردارِ قومیت نے، شیعہ کالج کی تحریک سے شیعون کو

زندگی کا سبق پڑھایا۔ شیعہ کالج ابتک کیون نہ کھل سکا؟ یہ سوال چہار طرف سے ہو سکتا ہی۔ اور جواب کچھ میدان عمل والے ہی خوب دے سکتے ہین۔ یا اُس ریکارڈ سے مل سکتا ہی جو کام کرنے والون کے یہان طبعًا جمع ہوتا رہتا ہی۔ شیعہ کالج نہین کُھلتا ہی، تو کھلیگا۔ قوت بازو کی فکر کیجیے۔

شیعہ کالج کھلیگا

ہماری قوم کے بعض عملی کارگذارون نے، اس ضرورت کو محسوس کر کے نہایت خاموش اور مبارک کام شروع کر دیا ہی جسکی رپورٹین کامیاب شایع ہو رہی ہین۔

عملی کارگزارون کی کوشش

اور یہ سادات وظیفہ فنڈ ہی۔ جس کے کارکن سیّد جلال الدین حیدر صاحب ہین۔ بعض گوشون سے مین نے یہ اعتراض بھی سنا ہی، کہ وہ مخصوص سادات کیلیے

سادات وظیفہ فنڈ

اعتراض و تسکین

محدود ہی۔ کام کرنے والون کو چھوٹے سے حلقے مین کام
کر کے کامیاب ہونے دیجیے، اُنکی روشن خیالی سادات
وظیفہ فنڈ کے برکات کو خود بڑھا دیگی۔ پیسہ فنڈ کا محرک
اسی مشن کا ایک زوردار ممبر ہی۔ اور یہ اشارہ محسن مرزا

پیسہ فنڈ اور اُسکا محرک

صاحب کے لیے عجب نہین کہ صحیح ہو۔ پیسہ فنڈ کا کام
جب تک مکرمی جناب نواب مظفر علی خان صاحب
کے سپرد تھا باقاعدہ چلتا رہا۔ جسکے بعد میرے دوست

پیسہ فنڈ کے لیے کوششین

سید یعقوب الحسن صاحب نے سنہ ۱۹۱۵ عیسوی مین
خاص اور مثالی جوش سے کام لیا۔ اور عجب نہین، کہ
اُنکے ایک سال ایسے کام نے، جسمین بہت بڑی ضرورت
دوسرے ہاتھون کے مدد کی تھی، اُنھین تھکا دیا ہو۔
کیونکہ پھر اسکے بعد اُنکی ویسی مثالی توجہ نہین دکھائی دیتی۔

میں نے اُن کے خیالات کا اندازہ، اُنکی اُس رپورٹ سے
کیا، جو سنہ ۱۹۱۵ عیسوی کی شیعہ کانفرنس کی کارگذاری مین
چھپی ہی۔ میرے خیال مین، وہ امتحاناً قابل توجہ ضرور ہی۔ اسکی پیسہ فنڈ کی اسکیم
کامیابی، حتماً قومی پستی کا، باقاعدہ علاج سمجھا جا سکتا ہی۔

ہمارے موصوف دوست نے جو اسکیم پیش کی وہ
بالذات ایک ایسی قیمتی چیز ہی جسکو عملاً کوشش کرکے
کانفرنس مین پیش کرنا قوم کی مدد ہی اور اسلیے کہہ سکتا ہون
کہ گو وہ صورتاً حقیر ہو، مگر سیرتاً عظیم ہی۔ سال گذشتہ سے، اس
صیغہ کا تعلق، بہت کچھ مجھ سے ہو گیا ہی۔ اور مجھے اعتراف ہی،
کہ مین کچھ نہ کر سکا۔ اختیارِ عمل کی کمی، زیادتی کی مقتضی ہی۔ آئندہ کام
پنڈال مین نہین، باہر بیٹھکر مجھکو کمیٹی بنانے کی
اجازت دیجائے، تو مدد کی فراہمی، اور وصول کی کوشش،

پیسہ فنڈ و تعلیمی فنڈ

میرے امکان مین ہو سکتی ہی۔ پیسہ فنڈ، اور تعلیمی فنڈ، جبکہ دونون کا ایک منشا ہی، تو کیون نہ ایک نام سے موسوم کیے جائین اور ایک شخص سے متعلق کیے جائین؟

ضروری نصب العین — شیعہ اوقاف — صیغۂ وقف

ہمارا ضروری نصب العین، ایک مدت سے شیعہ اوقاف سے، قوم کو قرار واقعی مستفیض کرنا ہی جسکے لیے شیعہ کانفرنس نے، صیغۂ وقف کے نام سے ایک شعبہ قایم کیا، جسکے سکریٹری بھی مناسب منتخب کیے گئے۔ جنھون نے چند مقامات کے اوقاف مین قابل اطمینان

صیغۂ وقف کا کام

سرگرمی سے، مناسب اصلاحات فرمائین۔ لیکن کچھ دنون سے شیعہ کانفرنس کے توسط سے، کوئی کار نمایان شاید اسلیے نہین نظر آتا، کہ شیعہ کانفرنس شاید اسکے مصارف کی، متحمل نہین ہو سکتی۔ مجھکو خاص طور پر معلوم ہوا ہی

کہ جناب نواب مرتضیٰ حسین صاحب جو اس صیغہ کے
سکریٹری ہیں، ذاتی حیثیت سے خود اس مقصد کے لیے
سرگرم ہیں۔ شک نہیں کہ جہاں اوقاف تک، ہمارے
ہاتھ پہونچنے سے قوم کے لیے زاید نفع کی اُمید ہو وہاں حصول
مقصد کے لیے بھی جس زر کثیر کی ضرورت ہی اُسکی
فراہمی، گو دشوار، مگر ضروری ہی چونکہ ہم بلاسر پرستی
گورنمنٹ ہیت، کچھ نہیں کرسکتے اسلیے ضرورت ہی کہ چند
اہل الرائے کی کمیشن، اُن ذرایع پر غور کرے، جن سے
گورنمنٹ کی قانونی مدد، ہمکو بآسانی مل سکے، خصوصًا
لکھنؤ، اور صوبہ بہار و بنگال میں، شیعہ اوقاف کی کثرت
اُس بات کا یقین دلاتی ہی، کہ اگر ہم اُنسے امداد حاصل
کرسکیں، تو بہت عظیم الشان فوائد ہو سکتے ہیں۔

شیعہ اوقاف کے لیے تدبیر

ہمارے اوقاف

دارالترجمہ
مذکورہ صیغون کے سوا، شیعہ کانفرنس کے

شیعہ مشن
دو مہتم بالشان صیغے اور بھی ہین، جنمین سے دار الترجمہ کا
کام، گذشتہ سنین مین، کانفرنس کے پنڈال مین، بہت
نمایان ہوتا رہا، لیکن کچھ دنون سے نہ وہ کام نظر آتا ہی
اور نہ یاد بخیر ہمارے مرزا صاحب صیغۂ شیعہ مشن
جو ترویج حقانیت کے لیے قایم کیا گیا تھا، اُس کی
ضرورت اور حیثیت کی مناسبت سے اُسکو کیسے کامیابی
ہو سکتی تھی جبکہ اُسکے عظیم الشان ہونے کے برابر ہی
سرمایہ کی ضرورت تھی، جسکا کانفرنس مین پتہ نہین۔

شیعہ مشن کا کام
جناب مولانا سید سبط حسن صاحب قبلہ سا معجز بیان
ہمارے فرقہ کے لیے ایک نعمت ہی، اور ممدوح اس کے
سکریٹری تھے ممدوح کی ذات سے، ابتک مواعظانہ فوائد

مدرستہ الواعظین کا مبارک وجود

حاصل ہو رہے ہین، لیکن جبکہ مدرستہ الواعظین ترویجِ
حقانیت کے مقصد کے لیے، عالم وجود مین آچکا ہے
تو اب ان دونون صیغون کی ضرورت، باقی نہین رہتی۔
مدرستہ الواعظین کا وجود، قوم کے لیے باعث فخر ہی۔
جو عالی جناب راجہ صاحب محمود آباد کی، قومی ہمدردی
کی اپنی شان مین ایک واحد مثال ہی۔ جناب ممدوح

راجہ صاحب محمود آباد کی مذہبی خدمت

نے تقریباً ڈیڑھ لاکھ روپیہ قیمت کی جائداد اُس کے
مقصدی انتظام کے لیے وقف فرمادی۔ شبہہ نہین کہ
مغربی سلطنتون کی مجموعی مددین جس مشن کو کامیاب
بنانے مین منہمک ہین، اُسکو دیکھتے ہوے یہ عطیہ کافی
نہین ہو سکتا، اور نہ یہ اہتمام، مگر جو کچھ اس نقش اوّلین کا

راجہ صاحب کا شکریہ

اثر پڑیگا، وہ ہمکو من مجموع الحیث راجہ صاحب ممدوح کی

اس سعی مشکور کے لیے ہمیشہ ممنون منت رکھیگا۔

آل انڈیا شیعہ کانفرنس نے، سال پیوستہ شیعہ صنعتی نمایش کو عالم وجود مین لاکر، قوم مین صنعتی دلچسپی پیدا کرنے کی جو کوشش کی، اُسکے لیے دعا ہی کہ وہ جلد بارآور ہو سکے۔ سال گذشتہ اُس نمایش کا پہلا سال تھا، جو اپنی ابتدائی حیثیت کو دیکھتے ہوئے بہت کامیاب بھی ہی، جسکے لیے اُسکے سرگرم سکریٹری صاحب کے مساعی قابل اعتراف ہین۔ مجھے یقین ہی کہ امسال، و نیز ہر سال نمایش کو ترقی ہوتی رہیگی۔ قوم مین، گو نمایش سے فائدہ اُٹھانے کا کافی احساس موجود نہین، تاہم ہمین اُسوقت سے بھی مایوس نہ ہونا چاہیے، جب کہ قوم اُسکی ضرورت سمجھکر اُسکی امداد کے لیے ہمہ تن آمادہ ہونے والی ہی۔

شیعہ صنعتی نمایش

سال گذشتہ

نمایش کے سکرٹری

کیونکہ اب وقت سمجھا رہا ہی، کہ بلا تجارتی ترقی کے انفرادی تجارتی
اور اجتماعی حیات مشکل تر ہو گئی۔ شیعہ نمایش کمیٹی، ترقی کی
اگر بمبئی، کلکتہ، رنگون اور کراچی وغیرہ کے شیعہ تجار کو ضرورت
اپنا مشیر بنا سکے، تو اُسکی کامیابی کا یقین ہونے مین مشورہ
شبہہ کی گنجایش کم باقی رہے۔

میرے خیال مین جہان تک ہمارے مذہبی مقاصد
کی مخالفت نہ ہو اور ہم خالص سیاسی خیالات مین نہ جا پڑین
(کیونکہ یہ کانفرنس پولیٹکل کانفرنس نہین) ہمکو دنیاے ملک کے
ہند کے اور اُن معاملات سے جن کو ہماری قوم سے کچھ اور واقعات
بھی تعلق ہو، بیخبر نہ رہنا چاہیے۔ کانفرنس کے مقاصد
عمل پر بحث کرتے ہوئے، یہ فرض بھی ہی کہ ہم سرکار ہند گورنمنٹ
کے عموماً، اور اپنے صوبہ کی گورنمنٹ کے خصوصاً شکرگزار ہین ہند کی شکرگزاری

کیونکہ ہمارے مذہبی مقاصد کی کافی حفاظت ہو رہی ہے۔ اور تاج برطانیہ عظمیٰ کے ظل عاطفت مین ہمین جو مذہبی آزادی حاصل ہو اُسکی مثال گذشتہ حکومتون مین نہین ملتی۔ اسلیے غلوے اعتقاد مین ہمارا یہ کہنا کہ یہ شیعہ حکومت ہی لطافت خیال ہی۔ ملک کی بعض سرگرمیون نے میرے لیے ایک عظیم الشان فرض پیدا کر دیا ہی، کہ مین آپ کو اس امر کا مشورہ دون، کہ اپنی ہستیون کو بلا وجہ خطرات مین ڈال کر خودکشی کے مرتکب نہ بنیے۔ انوت اور مذہبی خیالات، اور اعتقادات کا فرض ہی، کہ ہم اور برادران اسلام سے پوری طرح یگانگت اور محبت کا برتاؤ رکھین۔ یہی ہمارے مذہب کی مقدس تعلیم ہی جس سے کسی جاہل شیعہ کو بھی انکار نہین ہو سکتا۔

خیال لطیف

مگر اُسی حد تک ہم ساتھ دینے کو تیار ہین، جس حد تک
ہمارے مذہبی اغراض سے کسی غیر مناسب تحریک کا
تصادم نہ ہو۔ سلطنت ایران اور دولت عثمانیہ کا بقا مسئلۂ خلافت
اقتدار اسلام کے لیے ضروری، اور اماکن مقدسہ کی حفاظت کا
خیال بے شبہہ ہمارا مذہبی فرض ہے، اور ہمکو یقیناً ناقابل برداشت دلی صدمہ
ہوگا اگر اس اعتقاد کو صدمہ پہونچا۔ ہمکو اپنے اس
خیال کو سطح سے بلند کر دینا چاہیے۔ لیکن اسی کے ساتھ
چونکہ ہم، دنیاوی سلطنت کو، کبھی خلافت روحانی نہین
مانتے، اور یہی ایک وہ مسئلہ ہے، جو ہم مین اور ہمارے
سُنّی بھائیون مین فرق پیدا کر رہا ہے، لہذا ہم اس کا
اعلان بھی اپنا مذہبی فرض سمجھتے ہین، کہ سلطان روم ہمارے تعلقات
روحانی خلیفہ نہین، جبکہ وہ روحانی رہنما نہین تو ہم کو وفاداری

ضرورت نہین کہ ملک مین خلافت کمیٹی اگر کوئی مغویانہ
صورت اختیار کرے تو ہم گورنمنٹ برطانیہ سے اپنے تعلقات
وفاداری مین کچھ بھی کمی کر سکین جبکہ اسکے دوران حکومت
مین شیعہ مذہب نے کافی حفاظت سے ترقی کی ہے۔

یوپی گورنمنٹ

ہمارے صوبہ کے موجودہ اعلی حکمران سرہارکورٹ
بٹلر بالقابہ اپنے دوران حکومت کو اس صوبہ کے لیے جس
حد تک مفید اور باعث ترقی ثابت فرمارہے ہین وہ قابل
استحسان ہین۔ ممدوح نے صوبہ اودھ کے مستقبل کو جس قدر
شاندار بنانے کی کوششین کی ہین وہ تمامی ہندوستان
کے لیے عموماً اور اس صوبہ کے باشندون کے لیے خصوصاً
قابل شکر گزاری ہین صوبہ اودھ کے دار السلطنت لکھنؤ

سٹی ریفارم اسکیم

کے لیے سٹی رفارم اسکیم کا عملدرآمد اور لکھنؤ و آگرہ یونی ورسٹی

کی تحریک اس دوران حکومت کی تابناک مثالین ہین
لکھنؤ کے سابق کمشنر صاحب بہادر (ایس سی پورٹر بالقابہ)
جنکے طرز عمل سے اکثر شیعہ افراد قوم کو فائدہ پہونچا قابل
شکر گزاری ہین موصوف کے زمانہ مین اور بعض بعض
حکام مقامی کی مدد اور چند حضرات قوم کی سرگرمیون سے

حسین آباد وقف کی توجہ

حسین آباد کے وقف سے ہمکو اس طرف بیش قیمت فائدہ
حاصل کرنے کا موقع ملا۔ جس مین علاوہ سلطان المدارس

حضور ناصر الملۃ

کی توسیع امداد کے حضور ناصر الملۃ والدین مدظلہ العالی

قومی کتبخانہ

کی کتب خانہ کے لیے جو مدد ملی ہی وہ خاص طرح قابل
شکریہ ہی۔ اور قبلہ ممدوح بھی اس امر مین قابل مثال
ہین کہ ایسے عظیم الشان کتب خانہ سے ممدوح نے مالکانہ
دست برداری فرما کر قوم کے لیے عام کتب خانہ قایم

فرمانے کے موجب ہوے۔

میری تقریر

حضرات مجھے میرا ضمیر خود یقین نہین دلاتا کہ مین اپنی اس مختصر تقریر سے کانفرنس کے تمام مفید مقاصد پر بحث کر سکا ہون۔

شیعہ قوم

حقیقت حال یہ ہی کہ شیعہ کانفرنس ایسی قوم کی مقدس انجمن ہی جو ہر زمانہ مین تمام مفید شعبہاے حیات کے لیے سبق آموز رہی اور جسکی یادگارین منور ہین۔ فی زمانا بھی اس قوم کا حصہ زندگی کچھ کم برتری نہین رکھتا۔ اس کانفرنس کو پاک نفس رہنمایانِ مذہب اور اعلیٰ تعلیم و تربیت یافتہ نفوس ملی کا آئینہ خیال و میدانِ عمل سمجھنا چاہیے۔

[illegible]ادہ کا اظہار

تیرہ برس مین جو کچھ بھی شیعہ کانفرنس نے قومی بہتری کے لیے سوچا اور کیا انکے لیے کسی اصلاحی اور اس سے

زیادہ نئے تجاویز بتلانا دشوار تر خیال آرائی ہے۔ لہذا
اب مجھکو سوائے اسکے اور کچھ نہین عرض کرنا ہی کہ ہمکو
بحیثیت انفرادی و اجتماعی نہایت اولوالعزمی و استقلال تتمہ
سے اپنی کامیابی کے لیے کوشش کرنا چاہیے۔ اختلافات
مبارک ہین مگر نا سزا اختلافات مضر۔ اس صورت مین صرف
جو اوقات صرف ہون ان کو مفید مشاغل کے لیے اوقات
اُٹھا رکھنا بہتر ہی۔ بیشک ہمارے جادۂ عمل کی دقتین،
ظلماتی دقتین رکھتی ہین۔ مگر کامیابی کا چشمۂ بقا،
بغیر ان مصیبتون کے نہین نظر آتا، گو وہ چھلک رہا ہو
پاک ہمت اور مفید کوششون کی کامیابی کے لیے
وعدۂ الٰہی قوت بازو ہی۔ اور ائمہ معصومین علیہم السلام کی
زندگیان بہترین رہین۔ شکر گذاری چاہیے اُن بزرگان و

شکریۂ اعانت

افراد ملّی کی، جنھون نے کانفرنس کی، خدمت کی، اور یہ لوگ ہمارے ہراول ہین اس شکر گذاری کا نتیجہ، ساعیانِ عمل کی تعداد بڑھادیگا۔ جن بزرگان و اصحاب ملت کا قابلِ رشک مجمعٔ اس وقت میرے سامنے ہے، اور وہ لوگ، جو امسال اپنے لاحقہ موانع کی وجہ سے شریک اجلاس نہ ہوسکے، بہت کچھ شکریہ کے مستحق ہین۔ کیونکہ یہی نفوس کانفرنس کے بقاءِ ملّی کے معتمد ضامن ہین۔ اور میری جانب سے شکریہ کے مستحق، اور یقین ہی کہ انکی عملی توجہ، ہمین کبھی مایوسانہ تو ہم، نہ پیدا کرنے دیگی۔ آپ لوگون مین سے مین نے، بہتیرے حضرات کو دیکھا، اور بہت کچھ سنا ہی

معاونین

کہ کانفرنس کے ابتدائی زمانہ سے اسوقت تک، برابر اسکی

اجلاسون مین شریک اور معین رہے - جنکے متعلق
صداقت سے مجھے اعتراف ہو کہ یہ ذوات میرے لیے
قابل رشک ہین - کیونکہ مین ایسا نہ کرسکا، لیکن انھین
میرا رشک
لوگون کی مثالین مجھکو بہت کچھ ابھارینگی - اور اسی طرح
ہماری تعداد، خاص طرح ترقی کرتی رہیگی۔ حضرات
ہماری قوم کے جن نفوس سے اسوقت تک علمی دلچسپی کا
اظہار نہین ہوا ہی، ان سے ہمین مایوس نہین ہونا چاہیئے۔
شر کا پیدا کرنے کی تدبیر
بلکہ اُن کے عنوانِ خیال کو مدّ نظر رکھتے ہوے اس امر
کی کوشش ضروری ہی کہ وہ ہمارے ہمدرد بنین - جب
ہم اپنے کو قابل رشک بنا لینگے تو نہ صرف ہمارے نفوس
خود ہمسے آن ملینگے - بلکہ غیر قومین بھی ہمارے قابلِ مثال
طرز عمل کی تقلید کرینگی - اور اس طرح پر ہم اپنے وجود کو،

نہ صرف اپنی قوم کے لیے، بلکہ ملک و جہان کے لیے مفید
ثابت کرینگے۔ جو ہماری قوم کی روایات کا عملی شایان
و فیض ہوگا۔

ہمارا ماضی، ہمارے مستقبل کو منور کرنے والا ہی، اگر
مستقبل ہم اپنی موجودہ پستی سے نکلنا چاہیں۔ اور نکلینگے۔

خاتمہ حضرات بہت کافی سمع خراشی کے بعد، مین پھر
اس شکر گذاری کے ساتھ، کہ آپ نے نہایت تحمل
سے میرے خیالات کو غور تا سنجیدگی اور دلچسپی سے سماعت
فرمایا (جو خود آپ کی اعلیٰ قابلیت کی دلیل ہے)
اس دعا کے ساتھ اپنی تقریر کو ختم کرتا ہون۔ اور
تیرھوین اجلاس کانفرنس کی افتتاح کرتا ہون، کہ
دعا خدائے برتر، بواسطۂ ائمہ معصومین علیہم السلام، ہمکو

ہمارے فرائض میں کافی مدد دے اور پیش آیندہ قومی مسائل پر غور کرنے میں بہترین دانشمندی و پاک خیالی کی توفیق عطا فرمائے۔"

وھو علی کل شیء قدیرہ

محمد یسین علی خاں

هوای بی درد و العبیت کاکی مباد

عجب که دل بهر دو جهان ...

ز عشق روی تو ای ... گلستان